محنت کش بچے کا قتل اور پولیس کا کردار

تحریر: سہیل احمد لون

سردیوں کی یخ بستہ شب میں گرم انڈے، گرم انڈے کی گلی میں صدا آ رہی تھی۔ اس وقت علاقے میں لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے گھپ اندھیرا تھا۔ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے ٹی وی بھی بند تھے جس کی وجہ سے خاموشی میں گرم انڈے کی صدا دور دور تک صاف سنائی دے رہی تھی۔ کچھ لمحے کے لیے یہ صدا آنا بند ہوگئی۔ پھر گولیاں چلنے کی آواز آئی، جس کے بعد ایک دردناک چیخ فضا میں بلند ہوئی جس سے محلے والے اپنے اپنے گھروں سے باہر آ گئے۔ 2 موٹر سائیکلوں پر سوار کچھ مشکوک افراد اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ درد میں ڈوبی کراہنے کی آواز کی سمت سب لوگوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ ایک بارہ تیرہ برس کا معصوم سا بچہ خون میں لت پت دیوار کے ساتھ لیٹا ہوا تھا۔ یہ معصوم بچہ روزانہ رات کو انڈے بیچنے گلیوں میں گرم انڈے، گرم انڈے کی صدا لگاتا نظر آتا تھا۔ اس سے قبل کہ بچے کو طبی امداد کے لیے کسی ہسپتال میں لے کر جاتے وہ ہائے ماں، ہائے ماں...... ! کہتا ہوا ظالم سماج کے ظلم سے ہمیشہ کے لیے آزاد ہو گیا۔ اس کے پاس پڑے ہوئے کولر میں ابھی تک انڈے گرم تھے مگر اس کا جسم ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ مرنے سے قبل اس نے اتنا بتایا تھا کہ 2 موٹر سائیکلوں پر سوار 5 لڑکوں نے اس لوٹنے کی کوشش کی جس پر پہلے اس نے مزاحمت کی مگر ان کے ہاتھوں میں اسلحہ دیکھ کر اس نے سارے پیسے ان کے حوالے کر دیے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اس کے پاس بہت کم پیسے نکلے ہیں تو ایک لڑکے نے غصے میں آ کر اس پر فائرنگ کر دی۔ بچہ ساتویں جماعت کا طالب علم بھی تھا اور گھر کی معاشی حالت ابتر ہونے کی وجہ سے رات کو انڈے بیچ کر اپنے گھر والوں کی مدد کر رہا تھا۔ گرم انڈے بیچنے والا غریب تھا جس سے اس کے گھر والوں کا چولہا مزید ٹھنڈا تو پڑ سکتا ہے مگر یہ خبر اتنی گرم نہیں ہو سکتی کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں میں کام کرنے والے پیسے کے پجاریوں کا پتھر دل پگھلا سکیں۔ یہ واقعہ شمالی لاہور گھوڑے شاہ میں پیش آیا جس پر مٹی ڈال دی گئی۔ گزشتہ چند ہفتوں کے دوران رات کے پہلے پہر یا علی صبح موٹر سائیکل پر سوار افراد کا راہ گیروں کو لوٹنے کے بعد قتل کرنے کے 11 واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ مگر قانون نافذ کرنے والے ادارے اب تک کسی بھی مجرم کو پکڑنے میں ناکام ہیں۔ لوٹنے کا معیار اتنا گر چکا ہے کہ غریب انڈے بیچنے والے معصوم بچے، صبح سویرے سبزی منڈی جانے والے کسی سبزی فروش یا فیکٹری میں مزدوری کے لیے جاتے ہوئے کسی غریب کو لوٹنا ڈاکہ زنی کی توہین ہے۔ غریب کو لوٹنے کے بعد ان کو گولی مار کر ہلاک کر دینا انسانیت کی توہین ہے۔ المیہ یہ ہے کہ غریب کا امیر تو دشمن ہوتا ہی ہے مگر غریب سب سے زیادہ غریب کے ہاتھوں ہی لوٹا اور مارا جاتا ہے اس لحاظ سے غریب کا غریب ہی سب سے بڑا دشمن ہے۔ اگر غریب اکثریت کا باہمی اتحاد ہوتا تو ان پر اقلیتی طبقہ حکمرانی کر کے لوٹ مار نہ کر رہا ہوتا۔ قانون بنایا ہی غریب لوگوں کے لیے جاتا ہے اس لیے کبھی قانون نافذ کرنے والے اداروں کی گرفت میں صرف غریب لوگ ہی آتے ہیں جن کو انصاف کے کٹہرے میں لا کر سزا سنائی بھی جاتی ہے اور اس پر عمل درآمد بھی ہوتا ہے۔ اس کے برعکس کسی وڈیرے کے پتر کو سزائے موت بھی سنائی جائے تو وہ کمرہ عدالت سے وکٹری کا نشان بناتے ہوئے ایسے نکلتا ہے جیسے ممتاز قادری نکلتا تھا کیونکہ اس کو اس بات کا یقین تھا کہ اس کو سزا سنائی تو جا سکتی ہے مگر سزا دی نہیں جا

سکتی۔وطن عزیز میں دہشت گردوں، ملاؤں اور جرنیلوں کو اس بات کا مکمل یقین ہے کہ وہ کوئی بھی کام کرلیں قانون ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا، اگر وہ قانون کی گرفت میں آ بھی جائیں تو عدالتیں ان کو سزا نہیں سنائیں گی، اگر کبھی کوئی ان کو سزا سنا بھی دے تو اس پر عمل درآمد نہیں ہوگا، اگر عمل درآمد ہو بھی جائے تو ان کو جیلوں سے ایسے نکال لیا جائے گا جیسے مکھن سے بال...... ! پاکستان کی تاریخ سامنے رکھ کر ہی جنرل (ر) پرویز مشرف نے پاکستان آ کر اپنے خلاف مقدمات بھگتنے کا فیصلہ کیا۔میاں صاحب کی سابقہ حکومتوں کا سفر منزل سے پہلے ہی ختم ہوا جس کی وجہ عدالت اور جنرل بنے۔میاں صاحب واحد خوش نصیب سیاستدان ہیں جن کو وزیر اعظم بننے کی ہیٹ ٹرک کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔موجودہ حالات کی پیش قدمی سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ میاں صاحب پاکستان کے واحد وزیر اعظم ہونگے جو آئینی مدت پوری کیے بغیر گھر جانے کی ہیٹ ٹرک بنائیں گے۔انسان غلطی کا پتلا ہے مگر انسان کا یہ خاصا ہے کہ وہ ہر بار کوئی نئی غلطی کرتا ہے، زیرک بندہ کسی دوسرے کی غلطی اور اس کے نتائج سے سبق سیکھ کر مفاہمتی پالیسی سے 5 برس گزار لیتا ہے۔جو انسان ایک غلطی بار بار دہرائے اور بار بار نقصان اٹھائے اس سے عوام اگر اپنی تقدیر بدلنے کی امید لگائے تو عوام کا مقدر تاریک ہی رہے گا۔جنرل تو جنرل ہی ہوتا ہے چاہے یونیفارم میں ہو یا ریٹائرڈ...... ! قسمت کے دھنی میاں صاحب جنرل کی وجہ سے ہیٹ ٹرک چانس پر ہیں۔اگر میاں صاحب نے اننگز ذرا لمبی کھیلنی ہے تو جنرل (ر) پرویز مشرف کو کسی طرح اسی جگہ بھیجنا ہوگا جہاں سے وہ انتخابات سے قبل آئے تھے۔اگر وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ آرٹیکل چھ کے تحت ان کو غدار ثابت کرکے تختہ دار تک لے جائیں گے تو وہ تخت سے محروم تو کیے جاسکتے ہیں مگر مشرف کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔تخت وتاج کی اس جنگ میں غریب عوام کو کیا ملے گا؟ پرویز مشرف کو سزا ہو یا کسی شاہی ڈیل کے نتیجے میں باہر روانہ کیا جائے اس سے عوامی مسائل کم نہیں ہونگے۔عوام کا بنیادی مسئلہ تو روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم، روزگار، صحت، آسان اور سستا انصاف، تحفظ اور آزادی جیسے بنیادی حقوق ہے جن پر حکمران طبقہ توجہ کم دیتا ہے اور میڈیا کو بھی پرویز مشرف کے کیس سے اہم کوئی اور بات نظر نہیں آتی۔گو کہ اس سے زیادہ سنگین جرم اس معاشرے میں ہو رہے ہیں اور کوئی کسی کو پوچھنے والا دکھائی نہیں دے رہا۔یوں محسوس ہوتا ہے کہ وطن عزیز میں ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔افسوس! بارہ تیرہ برس کے بچے کو معاشی مجبوری کے تحت رات کو گرم انڈے، گرم انڈے کی صدا نہ لگانی پڑتی ہے اور اُس پر ظلم یہ کہ اُس کی ماں کو معصوم بچے کی خون میں لت پت لاش وصول کرنا پڑتی ہے۔چائلڈ لیبر کا جرم تو اپنی جگہ لیکن بچوں کے قتل پر بھی متعلقہ پولیس کی غفلت اور سنگین جرم پر مجرمانہ خاموشی پنجاب کی مہنگی پولیس کا پول کھول رہی ہے لیکن پھر میں سوچتا ہوں جس ملک میں گورنر اور وزیر اعظم کے بیٹے اغواء ہو کر بازیاب نہ ہوں وہاں انڈے بیچنے والے غریب معصوم کا مدعی کون بنے گا؟

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

04-01-2014.